سوال

، خلاف (206) د

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد کرنا یا ان کو سپورٹ مہیا کرنا درست ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

س بارے جب شیخ صالح المنجد سے سوال ہوا تو انہوں نے جواب دیا:

علماء اسلام کا فیصلہ ہے کہ مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد کرنا جائز نہیں اور ایسا کرنا کفر اور ارتداد ہے۔

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے:

''اے ایمان والو تم یہود ونصاری کو دوست نہ بناؤ یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں، تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے وہ بے شک انہیں میں سے ہے، ظالموں کو اللہ تعالی ہر گز راہ راست نہیں دکھاتا'' المائدة (51)۔

فقہاء اسلام جن میں آئمہ حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ، اور حنابلہ اور ان کے علاوہ باقی سب شامل ہیں نے بالنص یہ بات کہی ہے کہ کفار کو ایسی چیز بیچنا حرام ہے جس سے وہ مسلمانوں کے خلاف طاقت حاصل کریں چاہے وہ اسلحہ ہو یا کوئی جانور اور آلات وغیرہ۔

لہذا انہیں غلہ دینا اور انہیں کھانا یا پینے کے لیے پانی وغیرہ یا کوئی دوسرا پانی اور خیمے اور گاڑیاں اور ٹرک فروخت کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی ان کی نقل وحمل کرنا، اور اسی طرح ان کے نقل وحمل اور مرمت وغیرہ کے ٹھیکے حاصل کرنا بھی جائز نہیں بلکہ یہ سب کچھ حرام میں بھی حرام ہے، اور اس کا کھانے والا حرامً

لہذا انہیں ایک کھجور بھی فروخت کرنی جائز نہیں اور نہ ہی انہیں کوئی اسی چیز دینی جائز ہے جس سے وہ اپنی دشمنی میں مدد وتعاون حاصل کر سکیں، لہذا جو مسلمان بھی ایسا کرے گا اسے آگ ہی آگ ہے اور یہ ساری کی ساری کمائی حرام اور گندی ہوگی اس کے لیے جہنم زیادہ اولی ہے، بلکہ یہ کمائی تو اخبث الخبث کا در۔

انہیں کوئی ادنی سی بھی ایسی چیز دینی جائز نہیں جس سے وہ مسلمانوں کے خلاف مدد حاصل کر سکتے ہوں۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب "المجموع" میں کہتے ہیں:

اہل حرب یعنی (لڑائی کرنے والے کافروں) کو اسلحہ بیچنا بالاجماع حرام ہے۔ اھ

اور حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب "اعلام الموقعین میں کہا ہے:

امام احمد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ میں اسلحہ فروخت کرنے کے لیے منع کیا ہے۔۔۔۔ اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ اس طرح کی فروخت میں گناہ اور دشمنی میں معاونت پائی جاتی ہے، اور اسی معنی میں ہر وہ خرید وفروخت یا اجرت اور معاوضہ جو اللہ تعالی کی معصیت ونافرمانی میں معاونت کرے وہ بھی حرام ہے مثلاً کفا

اور اسی طرح کسی ایسے شخص کو شمع فروخت کرنا یا کرائے پر دینا جو اس کے ساتھ اللہ تعالی کی نافرمانی ومعصیت کرے یا اسی طرح کوئی اور کام جو اللہ تعالی کے غیظ وغضب دلانے والے کام میں معاون ثابت ہو۔ اھ

اور الموسوعة الفقهية میں ہے کہ:

اہل حرب اور ایسے شخص جس کے بارہ میں معلوم ہو کہ وہ ڈاکو ہے اور مسلمانوں کو لوٹے گا یا پھر مسلمانوں کے مابین فتنہ پھیلائے گا اسے اسلحہ بیچنا حرام ہے۔

حسن بصری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

کسی بھی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ مسلمانوں کے دشمن کے پاس اسلحہ لیجائے اور انہیں مسلمانوں کے مقابلہ میں اسلحہ کے ساتھ تقویت دے، اور نہ ہی انہیں گھوڑے، خچر اور گدھے دینا حلال ہیں، اور نہ کوئی ایسی چیز جو اسلحہ اور گھوڑے، خچر اور گدھوں کے لیے مدد ومعاون ہو۔

اس لیے کہ اہل حرب کو اسلحہ بیچنا انہیں مسلمانوں سے لڑائی کرنے میں تقویت پہنچانا ہے، اور اس میں ان کے لیے لڑائی جاری رکھنے اور اسے تیز کرنے میں بھی تقویت ملتی ہے، کیونکہ وہ ان اشیاء سے مدد حاصل کرتے ہیں جس کی بنا پر یہ ممانعت کی متقاضی ہے۔ اھ

ۃ (153/25)۔

یہ مسئلہ کوئی عادی اور عام یا پھر چھوٹا سا گناہ ومعصیت نہیں بلکہ یہ مسئلہ تو عقیدہ توحید اور مسلمان کی اللہ تعالی کے دین سے محبت اور اللہ کے دشمنوں سے برات ولا تعلقی سے تعلق رکھتا ہے، آئمہ کرام نے اپنی کتب میں اس کے بارہ میں اسی طرح لکھا ہے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی نے اپنے فتوی میں کہا ہے:

ۃ (51)۔ دیکھیں: فتاوی ابن باز رحمہ اللہ (274/1)۔

ں ثابت ہوا کہ مسلمانوں کے خلاف کسی بھی کافر کی کسی بھی اعتبار سے مدد حرام اور کفر ہے۔ ہاں! کفار کے خلاف کفار کی مدد کی جا سکتی ہے جبکہ مقصود ظلم کا خاتمہ ہو یا کفر کی شان وشوکت کا خاتمہ ہو۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلوۃ جلد 2